Derivation of Social Issues from Quranic Recitations

by

Mohsin Farooq
University of Management and Technology, Lahore Pakistan

🗁**Shaista Umar Hayat**
Institute of Education and REsearch, University of Punjab, Lahore, Pakistan
shaistaumarhayat@gmail.com

Lubna Kiran
Lahore, Leads University, Lahore, Pakistan

Muhammad Irshad ul Haq
University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

Abstract

In the present age, the world has shrunk and distances have narrowed due to modern technologies. In such a situation new ideas of human thought are being born and human beings are also forming different ideas about religion. Due to which there is a need for dialogue between religions. In such cases, when the verses of the Holy Quran are presented as evidence, the verses of the Quran can be presented as evidence and support. The clearest example of this is that in modern times a theory has been established that the Holy Quran is a copy of the Bible. The rational answer to this is that in the context of Quranic recitations, it can be said that there is no recitation in the Bible, while this verse is present in the Holy Quran in a very disciplined manner. Therefore, the two are different from each other. The Holy Quran is a treasure trove of sciences and knowledge, in which there is a solution to all the problems facing mankind. Even if it does not provide direct guidance, there must be some hint or some secret. Nowadays, multinational companies have taken the world in general and the Islamic world in particular, economically, as captives. These companies are harming Muslims economically as well as affecting the faith of Muslims by using proscribed ingredients in their products and the world powers have devised all these tricks for Muslims. This bitterness needs to be resolved in the light of the Quranic recitations as it is the primary source. There is no need to clash with the Holy Quran in resolving issues because in some cases the solution of such economic and financial problems is beyond the reach of the jurist. It is possible for the Quranic Quran to confront some issues of Shariah. To avoid this conflict, it is very necessary to bring these recitations to the fore. Economic and financial issues came to the fore.

Key words: Origin, Social issues, Quranic recitations, etc.

Corresponding author🗁

قرآءاتِ قرآنیہ سے معاشرتی مسائل کااستنباط

قرآن وقرآءات۔ایک حقیقت کے دوپہلو

علمِ قرآءات ایک ایسا علم ہے جو سماع ونقل سے ثابت ہےجس سے لغت،اعراب،حذف،اثبات،اسکان، تحریک،فصل ووصل وغیرہ امورسے متعلق ناقلین کے اختلافات اور ان کی کیفیت ونوعیت کا علم ہوتاہے،یعنیاختلافی اور اتفاقی وجوہات کی تعیین ہوتی ہے،خواہ وہ بطریقِ تواتر مروی ہوں یابطورِ اخبارِ آحاد،مگرنقلِ صحیح سے ضرور ثابت ہو۔عصرِ حاضر کے معروف عالمِ دین قاضی عبدالفتاح نے مختصراورجامع الفاظ میں علمِ قرآءات کی تعریف کوان الفاظ میں واضح کیاہے:

’’علم يعرف به كيفية النطق بالكلمات القرآنية وطريق أدائها اتفاقًا واختلافًا مع عزو كل وجه لناقله‘‘(1)

اس تعریف کاحاصل یہ نکلتاہے کہ’یہ ایسا علم ہے جس سے قرآنی کلمات کی ادائیگی کی کیفیت وطریقۂ ادا کوجاننے کےساتھ ساتھ کلماتِ قرآنیہ کی اتفاقی واختلافی وجہ بھی معلوم ہوجاتی ہے ،جس کی نسبت اس کےنقل کرنے والے کی طرف ہورہی ہوتی ہے۔‘یوں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ علمِ قرآءات قرّاء کرام کےاس اختلاف کانام ہے جوقرآن کریم کے اجزاء ’یعنی بعض الفاظ‘ کی کیفیت وطریقۂ ادا میں ہوتا ہے۔اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہوتاہے کہ قرآن وقرآءات دوایسی چیزیں ہیں جن میں علیحدگی کرناممکن نہیں کیونکہ دونوں ہی وحی الہٰی ہیں اوردونوں کے درمیان ایک ایساتعلق ہےجوناتوقرآن اورقرآءات کی مکمل علیحدگی وجُدائی پردلالت کرتاہے اور نہ ہی ان دونوں میں مکمّل اتحادویکسانیت کوظاہرکرتا ہے۔بلکہ یہ ایک ایساتعلق ہوتا ہے،جوکُل اورجزء میں پائےجانےوالے تعلق کی طرح ہوتاہے۔کیونکہ قرآءاتِ قرآنیہ کا اختلاف قرآن کریم کے تمام کلمات پر مشتمل نہیں ہے۔

یہاں یہ بات بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ جن قرآءات پرقرآن کی تعریف کااطلاق درست ہے،ان سےایسی قرآءات مرادہیں،جوبطورِتواتر کے منقول ہیں،جو قرآءت تواتر کےساتھ منقول نہیں ہے،ایسی قرآءت پرقرآنیت کااطلاق کرنابھی درست نہیں۔اس لئےکہ کسی بھی قرآءت کوبطورِ قرآن قبول کرنے کےلئےاس کے تواترکےساتھ منقول ہونے پراُمت کااجماع ہے۔اس بارے میں علامہ جزریؒ کاکہناہےکہ جوقرآءت نبی کریمﷺسےصحیح نقل سے ثابت ہوتو اس کوقبول کرنالازم ہے اورامتِ مسلمہ میں سے کسی کےلئے اس کوردّ کرنے کوئی گنجائش نہیں ہےاوراس پرایمان رکھنابھی لازم ہےنیزان میں سے ہرایک قرآءت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔اس لئے کہ کسی ایک قرآءت کے دوسری قرآءت کے مقابل آنے کی صورت بالکل اسی طرح ہے،جس طرح ایک آیت کے دوسری آیت کے مقابل آنے کی صورت میں ہوتی ہے۔ان دونوں قرآءات میں سے ہرایک پرایمان رکھنابھی ضروری ہےاور ان کے معنیٰ کی علمی اورعملی طورپرپیروری بھی لازم ہے۔ان دونوں کے درمیان

تعارض گمان کرتےہوئے ،ان میں سے ، دوسرے کی وجہ سے ،کسی ایک کے حکم کو ترک جائز نہیں ہے۔ علامہ جزریؒ کےالفاظ درج ذیل ہیں:

’’ذكر ابن الجزري أن كل ما صح عن النبي صلى الله عليه وسلم من ذلك فقد وجب قبوله ولم يسع أحدا من الأمة رده، ولزم الإيمان به، وأن كله منزل من عند الله، إذ كل قراءة مع الأخرى بمنزلة الآية مع الآية يجب الإيمان بها كلها، وأتباع ما تضمنته منالمعنى علما وعملا لا يجوز ترك موجب إحداهما لأجل الأخرى، ظنا أن ذلك تعارض‘‘(2)

حاصل یہ ہے کہ قرآن اورقرآءاتِ متواترہ ایک ہی حقیقت ہیں اورہرہرمتواتر قرآءت پر قرآن کالفظ صادق آتاہے۔

قرآءاتِ قرآنیہ تفسیرِ قرآن میں بہت معاون ومددگار ہیں،کیونکہ تفسیرِ قرآن کاسب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیرقرآن کریم ہی سے کی جائےکہ جوچیز ایک جگہ مجمل ہے تودوسری جگہ اس کی مفصل تفسیر موجودہوگی،اس کواختیار کیاجائےیاجوچیزایک جگہ مختصرہے،دوسری جگہ اس کی تفصیل موجود ہوگی،اس کو لیاجائے۔اس طرح یہ قرآءات مختلف الفاظِ قرآنیہ کی ناصرف وضاحت کرتی ہیں بلکہ متشابہ کلمات کے معانی میں پیداہونے والےوہم کوبھی دور کرتی ہے۔یوں قرآن کریم کی تفسیر کا سب سے پہلاماخذ ہے۔اس بارے میں علامہ بغویؒ کاکہنا ہے :’’إن من ارادتفسير القرآن طلبه أولا من القرآن نفسه‘‘(3)

قرآءاتِ قرآنیہ اوراستنباط واختلافِ احکام

فقہِ اسلامی اوراستنباطِ احکام میں قرآن مجید کواصل الأُصول اور بنیادی ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ہر دور کے فقہاء کرام نے قرآن کریم کی قرآءاتِ متعددہ کی نقل وحفاظت کا بیڑا اُٹھانے کے ساتھ بوقتِ ضرورت ان کی طرف رُجوع کا بھی بھرپور اہتمام کیاہےتاکہ قرآءات سے مستنبط ہونے والے احکام کی نشاندہی ہوسکے اور ان سے اپنے روز مرہ کے مسائل کا حل تلاش کیا جاسکے۔دوسری طرف معاشرے میں معاشرے میں رہنے والےانسانوں کاجائزہ لیاجائےتو ہر انسان کی ذہنی استعداد دوسرے انسان سے مختلف ہوتی ہے۔ ہر ایک شخص کا علمی مقام،اس کی ذہنی صلاحیتیں اوراس کے سوچنے کا انداز دوسرےشخص سے مختلف ہوتاہے۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی ذہنی استعداد کے مطابق مسائل کا استنباط کرتا ہے۔جس کی وجہ سے طرح طرح کے اختلافات جنم لے لیتے ہیں۔ایسے اختلافات میں سے بعض اختلاف محمودبھی ہوتے ہیں اور بعض مبغوض بھی ہوتےہیں۔کسی معاملے میں دلیل کے ساتھ اختلاف محمودہوتا ہے لیکن حق واضح ہو جانے کے بعد اور مخالف کی دلیل کے باوجود اختلاف مبغوض ہوتا ہے۔فقہ کی مباحث میں’ کسی حکم کے دلائل میں عدمِ مطابقت کا نام‘اختلاف ہے، کسی مسئلہ میں ایک دلیل کسی ایک حکم کوثابت کرتی ہواور دوسری دلیل اسی مسئلہ میں کوئی دوسراحکم ثابت کرتی ہو۔باالفاظِ دیگر کسی حکم کے دلائل میں عدمِ مطابقت کااختلاف ہے۔عدمِ مطابقت کا یہ تعارض حقیقی نہیں کیونکہ

حقیقی تعارض تو محال ہےمگر مجتہدین کی نظر اور رائے میں یہ محال نہیں ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کوئی مجتہد ظاہری طور پر یہ سمجھے کہ کسی مسئلے میں دلیل ،دوسری دلیل کی مخالف ہے ،اس مجتہد کاسمجھنا،اس کی کم علمی وکم فہمی، ادراک کی کمزوری،دیگر تمام دلائل وپہلوؤں سے عدمِ واقفیت کے باعث ہوسکتاہے۔یوں یہ تعارض ظاہری طورپرہی ہوتاہے،حقیقت میں نہیں ہوتا۔ایسے اختلاف کواختلافِ تنوع سے تعبیرکیاجاتاہے۔اختلاف کے لفظ کا تنوع کے معنوں میں استعمال قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔جیسے:چں ڻ ڻ ڈ ڈ ۀ ۀہہٖ ہ ھ ہ ھ ھچ[4] اختلافِ تنوع کی متعدد شکلیں ہیں۔مثلاً

- قرآءات کی وجوہاتِ متعددہ کااختلاف کہ دونوں صورتیں مشروع ہیں اوران کی خلاف ورزی دائرۂ اسلام سے خروج کاسبب ہے۔
- فقہی مسائل کی مختلف صورتوں کااختلاف کہجیسےکہ اذان کےطریقۂ کار کی مختلف صورتیں،اقامت، امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا، تشہد،صلاۃ خوف،نمازِ عید کی تکبیریں، نمازِ جنازہ کی تکبیریں وغیرہ اور دیگر فقہی مسائل کہ سب مشروع ہیں،مگر بعض طریقے افضل اور بعض طریقے غیرِ افضل ہیں اور بعض صورتوں پر عمل کرنا اولیٰ اور بعض پر عمل نہ کرنا اولیٰ ہے۔
- تعبیرکافرق کہدونوں اقوال کا مطلب ایک ہی ہو، صرف تعبیر الگ ہو،جیسے الفاظ کی تعیین، دلائل کے صیغے، مسمیات کی تعبیر، احکام کی تفہیم وغیرہ کہ اکثر علماءکرام کا اختلاف رہاہے۔
- مختلف صورتوں کی درستگی وصواب کہدونوں اقوال و صورتوں کے معانی الگ الگ ہوں لیکن ایک دوسرے کے منافی نہ ہوں۔ پہلاقول بھی درست ہواور دوسرا بھی صواب پر مبنی ہو۔گوکہ پہلے قول کا معنی دوسرے سے الگ ہی ہو، اکثر نزاعی مسائل میں ایسا ہی ہوا ہے۔
- معمول ومتروک کااختلاف کہدونوں اقوال یادونوں طریقے ہی مشروع ہوں، کسی فریق نے ایک طریقہ کو اپنا معمول بنالیا ہو اوردوسرا فریق دوسرے طریقے پر عمل پیرا ہوگیاہو، دونوں کا طریقہ دین میں پسندیدہ ہے۔

اختلافِ تنوع کی تمام صورتوں میں دونوں فریق بلاشک وشبہ حق پر ہوتے ہیں۔ایسے مسائل میں قرآن پاک نے دونوں جماعتوں کی تعریف فرمائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:چ ہ ہہٖ ہ ھ ہ ھھچ[5]اسی طرح بنوقریظہ سے لڑائی کے موقع پر ،جن صحابہؓ نے عصر کی نماز اپنے وقت پر اداکی اور جنہوں نے بنوقریظہ کی بستی میں پہنچنے کے بعد ادا کی ، دونوں کو نبی کریم ﷺ نے صحیح اور درست قرار دیا۔رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی اسی معنیٰ میں ہے کہ حاکم اجتہاد کرے اور صحیح حکم تک پہنچ جائے تو اس کےلئے دواجر ہیں اور جو صحیح حکم تک نہ پہنچ سکے تو اس کےلئے ایک اجر ہے۔ اس کی بہت سی نظیریں موجود ہیں۔[6]

عام طورپر اختلاف کالفظ تضادہی کے معنوں میں استعمال ہوتاہےمگر قرآءاتِ قرآنیہ میں اختلاف کےلفظ سے اختلافِ تضاد نہیں بلکہ اختلافِ تنوع مراد ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں مختلف انواع کے تضادات موجودہیں۔مثلاًالفاظ کولکھنے کے طُرُق کااختلاف۔جیسے:رَحْمَتْ اوررَحْمَۃ، لَعْنَتاورلَعْنَۃ وغیرہ،بیانِ قِصص میں اندازِ مختلفہ (مثلاًاختصاروطوالت وغیرہ)کا اختلاف،ایک ہی قصے میں مختلف ضمائر وصیغوں کے استعمال کااختلاف،سورتوں کےمختصر وطویل ہونے کا اختلاف،سورتوں کی آیات کی تعداد کااختلاف،سورتوں کے اسماء کااختلاف،نبی کریم ﷺ کو اندازِ خطاب میں الفاظِ ندا کااختلاف وغیرہ' یہ سب کے سب اختلافات،اختلافِ تنوع کی قبیل سے ہیں۔

اختلافِ قرآءات کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی رائے میں کیاہے؟وہ آپؓ کے درج ذیلالفاظ سے ظاہر ہے:

’’لا تنازعوا في القرآن، فإنه لا يختلف ولا يتلاشى، ولا ينفد لكثرة الرد، وإنه شريعة الإسلام، وحدوده وفرائضه، ولو كان شيء من الحرفيين -أي: القراءتين- ينهى عن شيء يأمر به الآخر، كان ذلك الاختلاف، ولكنه جامع ذلك كله، لا تختلف فيه الحدود ولا الفرائض، ولا شيء من شرائع الإسلام، ولقد رأيتنا نتنازع عند رسول الله -صلى الله عليه وسلم، فيأمرنا فنقرأ عليه، فيخبرنا أن كلنا محسن، ولو أن أحدا أعلم بما أنزل الله على رسول الله -صلى الله عليه وسلم- سبعين سورة، وقد كنت علمت أنه يعرض عليه القرآن في رمضان، حتى كان عام قبض فعرض عليه مرتين، فكنت إذا فرغ أقرأ عليه، فيخبرني أني محسن‘‘(7)

قرآءات کے اختلافات الفاظ و معنیٰ کے اعتبارسے دوصورتوں میں منحصرہیں۔ایک صورت قرآن پاک کے حروف اور حروف کو لاحق ہونے واکی حرکات وسکنات سے متعلق ہوتی ہے۔اس صورت میں داخل اختلافات کو قرآن پاک کی تفسیر میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔جیسے کہ مدّوں کی مقدار، امالہ وتقلیل،تسہیل وتخفیف اور تحقیق وجہر وغیرہ کے اختلافات ہیں۔ایسے اختلافات کے بارے میں شیخ ابنِ عاشورؒ کےالفاظ یہ ہیں:’’وهذا غرض مهم جدا لكنه لاعلاقة له بالتفسير، لعدم تأثيره في اختلاف معاني الآي...‘‘(8)دوسری صورت میں وہ اختلافات داخل ہیں،جن کے بارے میں جاننا ہر مفسرِ قرآن کےلیے ضروری ہے۔اس نوعیت کے اختلافات کوقرآن پاک کی تفسیر میں بڑی حد تک دخل ہوتاہےاور اس کا لغت کےساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔اسی نوعیت کے اختلافات میں معنوی اعجازِ قرآنی بھی پنہاہے۔اختلافِ قرآن کے بارے امام غزالیؒ سےدرج ذیل الفاظ منقول ہیں:

’’الِاخْتِلَافُ لَفْظٌ مُشْتَرَكٌ بَيْنَ مَعَانٍ وَلَيْسَ الْمُرَادُ نَفْيَ اخْتِلَافِ النَّاسِ فِيهِ بَلْ نَفْيَ الِاخْتِلَافِ عَنْ ذَاتِ الْقُرْآنِ يُقَالُ هَذَا كَلَامٌ مُخْتَلِفٌ أَيْ لَا يُشْبِهُ أَوَّلُهُ آخِرَهُ فِي الْفَصَاحَةِ إِذْ هُوَ مُخْتَلِفٌ أَيْ بَعْضُهُ يَدْعُو إِلَى الدِّينِ وَبَعْضُهُ يَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا أَوْ هُوَ مُخْتَلِفُ النَّظْمِ‘‘(9)

قرآءاتِ قرآنیہ۔خصائص وثمرات

مسائلِ فقہیہ میں استنباطِ احکام کےلئے اورتفرّعِ احکام میں قرآءات کو دخلِ تام ہے۔فقہاءِکرام کے مابین مسائلِ اختلافیہ کی وجوہات میں سےبھی ایک وجہ بعض قرآءات میں معانی کا مختلف ہوناہے۔اس لئےفقہاءِ کرام نےقرآءتِ متواترہ وغیرِ متواترہ کوواضح

کرکے ان سے شرعی احکام کااستنباط کیاہےاورقرآءات کی بناء پرمسائل پر مرتب ہونےوالے فقہی اثرات کی نشان دی کا فریضہ سرانجام دیاہے۔قرآءاتِ قرآنیہ کی متعدد خصوصیات میں سےچندایک درج ذیل ہیں:

1. قرآءات قرآن پاک کی برہانیت کے عظیم اور واضح دلائل ہیں۔اس طور پر کہ قرآءات اپنے تنوع اور اختلاف کے باوجود باہم مخالف، متضاد یا متناقض نہیں ہیں بلکہ ہر قرآءت دوسری قرآءت کی جگہ صادق آسکتی ہے۔ہر قرآءت بلاغت کی انتہاء کو چھورہی ہوتی ہےاور اس میں مکمل طورپر اعجاز پائے جانے کے ساتھ ساتھ شاندار اختصار بھی موجود ہوتاہے۔
2. بعض اوقات اجماع کی تائید بھی کسی شاذقرآءت سے ہوجاتی ہے۔مگر ایسی قرآءت،شاذ قرآءت ہوگی کیونکہ متواتر قرآءت کی موجودگی میں اجماع کی حاجت ہی نہیں ہوگی۔
3. بعض اوقات کوئی قرآءت کسی مختلف فیہ حکم میں کسی حکم کی ترجیح کا باعث بن جاتی ہے۔
4. قرآءات مختلف عُلوم کی وضع کا سبب ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف عُلوم کے قواعدکی تخلیق کابھی باعث ہیں۔
5. قرآءات کےمختلف اختلافات متعدد اصلاحات کی وضع کاباعث ہیں اوران کااستعمال قرآن کریم کی حفاظت کا سبب ہے۔جیسے:تنوع قرآءات کے اختلافات مثلاً تشدید وتخفیف،اظہارو ادغام،ماضی مضارع،مفردتثنیہ جمع وغیرہ کےاختلافات‘ایسے اختلافات ہیں جو کلام اللہ کو تحریف سے محفوظ رکھنے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔
6. قرآءاتِ قرآنیہ بذاتِ خودقرآن پاک کی ایک ایسی خصوصیت ہیں جو قرآن پاک کو دیگر کُتبِ سماویہ سےممتاز کرتی ہیں کہ قرآن کریم کے الفاظ میں متعددقرآءات پائی جاتی ہیں۔یہاں تک کہ بعض اوقات ایک ہی کلمہ میں کئی کئی قرآءات جمع ہوجاتی ہیں۔یہ خاصیت کسی دوسری آسمانی کتاب میں موجود نہیں۔
7. قرآءات کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہےکہ دقیق وپوشیدہ اشارات اور مخفی اسرارورُموز اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔قرآن پاک کےبلاغت و اعجاز کی دلیل ہے کہ ایک ہی کلمہ دوالگ الگ معنیٰ مہیا کرتاہےجو اعجازِ قرآنی کی واضح دلیل ہے۔
8. قرآءاتِ قرآنیہ کااختلاف اللہ تعالیٰ کافضل وکرم اور احسانِ عظیم ہیں کہ جوشخص ایک طریقہ کے مطابق قرآن پاک کے لفظ کو درست ادا نہ کرسکتاہوتو وہ اس لفظ کو دوسرے طریقے کے مطابق ادا کرلے، جس پر وہ قادر ہے۔
9. قرآن کریم کی دیگر کتبِ سماویہ سے ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ یہ اپنے اندر کئی اعجازات کو سموئے ہوئےہے۔ایک اعجازیہ ہے کہ ایک لفظ کےکئی کئی معانی اور مفہوم ہیں اور معانی ومفاہیم کا باہم گہراربط وتعلق ہے۔یوں قرآن پاک کی ایک ایک آیت کو کئی کئی مسائل کی دلیل بنایاجاسکتاہے۔قرآن پاک کی آیت ِ مبارکہ کو ایک قرآءت کے مطابق تلاوت کریں تو ایک معنیٰ ہوگا اور اسی آیتِ مبارکہ کو جب دوسری قرآءت کے

مطابق تلاوت کریں تو اس دیگر مسائل کا استباط ہوتاہے۔یہ قرآءات کا اعجاز ہے جو کلامِ ربّی کے معجز ہونے کا منہ بولتاثبوت ہے۔

10. کثیر معانی کو قلیل الفاظ میں اس طرح سمو دینا کہ مقصود بھی مکمل طور پرواضح ہوتواس چیز کا نام ایجاز ہے۔اس ایجاز کی ضد اطناب ہے یعنی قلیل معانی کوکثیر الفاظ میں بیان کرنا۔ دونوں اسلوبوں کا استعمال موقع و محل کی مناسبت سے کلام کو بلیغ بنا دیتا ہےقرآءات سے قرآن کریم میں یہ دونوں صفات پیدا ہوجاتی ہیں اور ایک ہی لفظ کو دو مختلف قرآءات میں پڑھنے سے دو مستقل مفہوم حاصل ہوتے ہیں۔ متعدد قرآءات سے پیدا ہونے والے یہ تمام مفہوم ہی معتبر اور موقع و محل کے مطابق ہوتے ہیں۔

11. قرآءات،قرآن پاک کی قرآنیت کے چیلنج میں مزید وسعت پیدا کرتی ہیں کہ قرآءت میں باہم اختلاف پائے جانے کے باوجود ان کا اختلاف ایسا نہیں کہ ایک جہت کو تسلیم کرنے سے دوسری جہت کی نفی کرنا لازم آئے،بلکہ ان کا اختلاف تو تنوع کا اختلاف ہے، جس میں دونوں جہات نہکلی طور پر ایک دوسرے کی نقیض ہوتی ہیں،نہ ہی کلی طور پرمترادف۔یہ طرزِ بیان قرآنیت کے معجزہ ہونے کی واضح دلیل ہےجو قرآن پاک کے قرآنیت کے چیلنج کو بڑھا دیتی ہے کہ خلقِ خدا صرف ایک قرآنی آیت کے مقابلے میں کوئی اسی کی مثل آیت پیش کرنے سے ہی قاصر نہیں ہےبلکہ یہ لوگ تو ایک قرآءت کے مثل بھی پیش نہیں کر سکتی۔

12. قرآءات،قرآن پاک کی حفاظت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ قرآءا ت کی بناء پر قرآن پاک کو یاد کرنےاور اس کو ایک نسل سے دوسری تک منتقل کرنے میں آسانی پیداہوتی ہے۔اس لئے کہ یہ بات تو ثابت شدہ ہے کہ قرآءات بلاغتِ قرآنی کا ایک منبہ ہیں۔جب مختلف وجوہ والا کلمہ یاد کیاجائے گاتو وہ تکرار کی وجہ سے زبان پر سہل ہوجائےگااور اس کو سمجھنے میں آسانی پیداہوجائےگی، ذہن اس کو جلد قبول کرےگا ۔خاص طورپر جب ایسے کلمات کا رسم الخط بھی یکساں ہوتو یکسانیت کے باعث دماغ کی تہوں میں بیٹھ جاتےہیں اور اس کا سبب قرآءات قرار پائیں گی۔[10]

قرآءاتِ قرآنیہ اورمعاشرتی مسائل

جب ہم قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ کاجائزہ لیتے ہیں تو واضح طور سے یہ نظر آتاہے کہ ان میں بعض احکام صراحت ووضاحت کےساتھ بیان ہوئے اوربعض میں ان دونوں نے محض چند موٹے موٹے اصول بیان کرنے پر اکتفاء فرمایاہےاوران کی جزوی تفصیلات بیان نہیں فرمائیں۔ایسے اُصولوں سےمسائل کااستنباطایک بہت دقیق اُمر ہے،اس مقصد کےلئے وضع کردہ اُصول وقواعد کی تفہیم وتشریح کےلئے عُلوم عربیہ مثلاً صرف ونحو،بلاغت اورعلمِ اُصولِ فقہ سے اچھی خاصی واقفیت ضروری ہے۔ان قواعدوضوابط کی وضع کامقصدقرآن کریم سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرناتھا اور یہ ضرورت آج بھی موجود ہے۔عصرِ حاضر کی ان تمام ضروریات کا احاطہ تقریبا ناممکن ہےمگر ان ضرویات کو

مختلف انواع اورمتعددصورتوں میں منحصرکیاجاسکتاہے۔قرآءات سے سماجی مسائل کا حل بھی قرآءاتِ قرآنیہ کا ایک آفاقی معجزہ ہے۔ان میں سے چندایک یہ ہیں:

* قرآءاتِ قرآنیہ سے ثابت ہوتاہےکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ،وہ ذات ہے جس کومَلِک اورمَالِک دونوں صفات کے ساتھ متصف کیاجاسکتاہے۔اللہ تعالیٰ کومَلِک کےاسم کےساتھ اس وجہ سےمتصف کیاجاتاہےکہ قیامت کے روز میں مُلک مکمل طورپر اللہ تعالیٰ کےلئے ہوگا۔اس دن اللہ تعالیٰ اپنے ملک کےساتھ یکتاہوگا۔پس جب یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کےلئے ہوگاتو اللہ تعالیٰ کو مالک کےساتھ متصف کرنادرست ہےکیونکہ وہ بادشاہوں اورحکام کامالک ہے،پس اس دن وہ اللہ تعالیٰ ایسامالک ہوگا کہ جیساچاہے گا ،تصرف کرسکےگا۔(11)
* قرآءاتِ قرآنیہ سے ثابت ہوتاہےکہ اگرمدافعت میں اللہ تعالیٰ کی تکوین وابداعت کےساتھ قوتِ دفاع حاصل نہ ہوتی تو ظلم وزیادتی اورکفروطغیانی کی وجہ سےزمین میں رہنے والوں کے مابین فساد برپاہوجاتااوراس پرچلنے والانظام مختل اوربےکارہوکررہ جاتا۔(12)
* قرآءاتِ قرآنیہ سے ثابت ہوتاہےکہ قرآن کریم میں اِنساء اورنسیان دونوں ہی واقع ہوتےہیں۔جس کی صورت یہ ہے کہ کبھی اللہ تعالیٰ کسی حکم کومؤخرکردیتےہیں،اس طورپرکہ اس حکم کی تلاوت بطورِ معمول باقی رکھی جاتی ہے۔کبھی اس حکم کی تاخیرناسخ کے نزول تک ہوتی ہے۔ اِنساء یعنی تاجیل وتاخیراورنسیان کامعاملہ اللہ تعالیٰ کے اذن وحکم کےساتھ نبی کریمﷺ کے ساتھ بھی پیش آتارہاہے۔(13)اگرقرآن کریم کی آیتِ نسخ میں دوقرآءات نہ ہوتیں توہمیں ان دو معنوں کافائدہ حاصل نہ ہوپاتااورایک ہی قرآءات سے ان دومعنوں کااتنی آسانی سے ادراک نہ ہوسکتا۔نیزان میں سے ہرایک قرآءت نبی کریمﷺ پروحئ الٰہی کوایک نئی خوبی کے ساتھ مزین کرتی ہے۔
* قرآءاتِ قرآنیہ سے ثابت ہوتاہےکہ حضرت نوحؑ کابیٹااپنی نیت وعمل میں اپنے والد کامخالف تھااور اس نے ایک ایساعمل اختیارکرلیاتھاجوکہ درست نہیں تھا۔اس بناء پروہ طوفان میں گھِر جانے والے کافروں کےساتھ شمارکیاگیا۔ایک دوسری قرآءت سے ثابت ہوتاہے کہ اس بیٹے کے اعمال غیرِ صالح تھے،جن کی حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی تھی۔(14)
* قرآءاتِ قرآنیہ سے ثابت ہوتاہےکہاقوال وافعال میں آدابِ نبوی کوملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ایک قرآءت سےتمام افعال میں نبی کریم ﷺ سےتقدّم کی نہی کا فائدہ حاصل ہوتاہےتو دوسری قرآءت تمام اقوال میں تقدّم کی نہی کا فائدہ دیتی ہے۔(15) یوں قرآءاتِ قرآنیہ سے نبی کریم ﷺکےحکم میں قول وعمل کے اعتبارسےادب واطاعت اورآپﷺ کی اتباع کامطلب مفہوم ہوتاہے۔
* قرآءاتِ قرآنیہ رسالت میں سائل ومسئول کے مقام کی تعیین بھی کرتی ہیں۔ایک قرآءت سے مفہوم ہوتاہے کہآپﷺ کوحُکم دیاجارہاہے کہ آپﷺ کفار کی حالت کے بارےمیں

سوال نہ کریں کہ یہ آپﷺ کےلئے باعثِ تکلیف ہوگا۔جب کہ دوسری قرآءت میں آپﷺ کے لئے کفارکی طرف سے ملنے والی تکالیف میں تسلی کاسامان ہے کہ آپﷺسے کافروں کے ایمان کے قبول کرلینے کے بارے میں سوال نہیں کیاجائےگا۔(16)

* قرآءاتِ قرآنیہ سے مالِ غنیمت میں آپﷺ کی طرف خیانت کی غلط نسبت کی نفی بھی ہوتی ہے۔قرآءاتِ قرآنیہ بناء پرآپﷺ کی ذات سےغلول کی ایسی نفی ہوتی ہےکہ دھوکادینے،دھوکاکھانے،دھوکے کی طرف نسبت ہوجانےوغیرہ جیسے،غلول کےتمام پہلوؤں کی نفی ہوجاتی ہے۔(17)اس لئے کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ نبی کریمﷺ مالِ غنیمت میں خیانت کریں۔یہ بھی درست نہیں ہے کہ نبی کریمﷺ کی طرف خیانت کومنسوب کیاجائےاوریہ بھی جائزنہیں ہے کہ کوئی شخص نبی کریم ﷺ کودھوکادے اورخیانت کرسکے۔

* قرآءاتِ قرآنیہ سے نُصرتِ الٰہی کے خُدائی اُصول کی بھی وضاحت ہوتی ہےاورروایتِ حفص سے جنم لینے والے اشکالات بھی دورہوجاتےہیں۔مثلاً جب کافروں پر حسبِ وعدہ عذاب نازل ہونے سے رسولوں کو ناامیدی ہوگئی تووہ یہ گمان کرنے لگے کہ (معاذاللہ) خدا کی طرف سےان کےساتھ فتح وظفر اورغلبہ ونصرت کاجووعدہ تھا،وہ جھوٹاتھا ۔یہ بات قابلِ اشکال تھی۔ اس اشکال کو دور کرنے میں علماءِ محققین نے اس قرآءت کی مختلف تفسیریں کی ہیں۔(18)اگر ہم ان کی تفاصیل سے پہلے ہی دوسری قرآءت کے معنیٰ کواختیارکرلیں تو یہ اشکال پیداہی نہیں ہوگا،کیونکہ اس قرآءت کی رُوسے اس آیتِ کریمہ کامعنیٰ بالکل واضح ہے۔

* قرآءاتِ قرآنیہ سےعقیدۂ ختمِ نبوت کی جامعیت بھی ثابت ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺکاخاتمِ نبوت ہونا،دیگر دلائل وثبوت سے بجاطور پرثابت ہے،مگرایک قرآءت آپﷺ کے آخری نبی ہونے کونہایت واضح طورپربیان کرتی ہے۔ قرآءات سے نبی کریم ﷺ کا تمام انبیاء کرام کےلئے مہراوران کی تصدیق کرنےکاذریعہ بننےوالی ذات ہونا اورتمام انبیاءکرام کےسلسلۂ نبوت کوختم کرنےوالی ذات ہوناثابت ہوتاہے۔(19)اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ نبی کریم ﷺنے رسولوں کے سلسلے کوختم کرنے والی ذات ہیں اورآپﷺ نے ان کے سلسلے کواس اندازمیں ختم کردیاہےکہ گویااب اس سلسلے پر مہر لگادی گئی ہے،جواس سلسلۂ نبوت کی زینت ہے۔یوں یہ دونوں اوصاف 'خِتَام'یعنی مہر اورزینت کے معنیٰ میں ہے۔

* قرآءاتِ قرآنیہ سےمعصیتِ حضرت آدم ؑ اورشیطان کی مکاری بھی نمایاں ہوجاتی ہےکہ ایکقرآءت شیطان کی طرف فعل کی نسبت پربطورِ مجاز دلالت کرتی ہےجب کہ دوسری قرآءت،پہلی قرآءت کامعنوی اعتبارسے نتیجہ ہےکہ پہلی قرآءت کےمضمون کے مطابق شیطان نے پہلے فعلِ اغواء کاارتکاب کیااوران دونوں کووسوسے اورجھوٹی قسم کےساتھ ان کےثبات و یقین کوکمزور کرکے ان دونوں کواِن کے مقامِ یقین سے ہٹادیا۔دوسری قرآءت اس شیطانی بہکاوےکانتیجہ ہےکہ آخرکارشیطان نے ان دونوں کولغزش ومعصیت میں مبتلاکردیا۔اس طرح یہ کہنادرست

ہوگاکہ شیطان نے ان دونوں بہکایاتو وہ دونوں اس کے بہکانےسے بہک گئے۔[20]ان قرآءات سے اس بات میں تاکیدپیداہوتی ہےکہ مؤمن کو شیطان کے مکروفریب اورچالوں سے بچناچاہیئےکہ جب اس نے ایک نبی کی ذات بہکاکرنعمتوں والی جنت سے محروم کردیاتو ایک عام انسان کوبہکانا اس کے لئے زیادہ مشکل کام نہیں ہے۔

* قرآءاتِ قرآنیہ کاان غیبی معاملات سے بھی تعلق ہے،جن کےاعتقادرکھنے کاایک مؤمن مکلّف ہوتاہے۔ ہرانسان کو یہ اعتقاد رکھناضروری ہےکہ قیامت کے روز انسان کے رُوبروایک کتاب پیش کی جائے گی،توجوکچھ اس نے دنیا میں آگے بھیجاہوگا،اس کوپڑھ لےگااوررجان لےاوردیکھ لےگا۔[21]
* حفاظتِ قرآن مجیدسے متعلقعقائد کے باب میں ہرمومن پر یہ لازم ہے کہ وہ اس چیز پرایمان رکھے کہ قرآن کریم ہمیشہ سے تغیّروتبدل سےاسی طرح محفوظ رہاہےاوررہے گا،جس طرح اللہ تعالیٰ کےہاں لوحِ محفوظ میں ثابت شدہ ہے۔اس پرباطل غالب نہیں آسکتا۔اسی طرح ہرمومن پر اس بات کااعتقاد رکھنابھی ضروری ہے کہ جس لوحِ محفوظ میں قرآن کریم موجود ہے،وہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی حفاظت ونگرانی میں ہےکہ اس کی وجہ سے کسی قسم کی زیادتی یاکمی کرناممکن نہیں اوراس تک شیاطین نہیں پہنچ سکتے۔[22]
* محشرمیں جزاءوسزاکانظام سے متعلق بھی قرآءاتِ قرآنیہ رہنمائی کرتی ہیں۔ایک قرآءت سے یہ مفہوم ہوتاہے کہ ہروہ شخص 'جوتقویٰ اختیارکرےگا'اس پرذرہ بھربھی ظلم نہ کیاجائےگا۔جب کہ دوسری قرآءت سے یہ مفہوم ہوتاہے کہ منافقین کے اعمال کو محض ان کے نفاق سے حبط نہیں کیاجائےگابلکہ ان کو ان کے اعمال کے بقدربدلہ دیاجائےگا۔[23]
* قرآءاتِ قرآنیہ، دین میں گروہ بندی کی مذمت کےساتھ ساتھ ان کی حوصلہ شکنی بھی ہوتی ہےکہ ایمان میں تذبذب علامتِ کفر ہے۔ایک قرآءت،دین سے جُداہوجانےکی بدبختی پر اورمسلمانوں کے رستے کوچھوڑدینے کے معنیٰ پردلالت کرتی ہے۔جبکہ دوسری قرآءت اس بات پردلالت کرتی ہےکہ جوشخص دین کی کچھ باتوں پرایمان لائےاورکچھ کا انکارکرےتووہ شخص،دین کوبالکلیہ چھوڑدینےوالے کی طرح ہے ،کیونرقرآن کریم نے ایسےلوگوں سے رسول ﷺ کی براءت کااعلان کررہاہے۔پھرقیامت کےروزایسے لوگوں کو بدلہ دینے کی غرض سے ان کے افعال کے بارےمیں قیامت کے روزبتادیاجائےگا۔[24]
* قرآءتِ قرآنیہ سے اس بات پربھی دلالت ہوتی ہےکہ انسان کومسرّات سے حاصل ہونے والی ایسی فرحت وشادمانی'جوانسان کواللہ تعالیٰ کے شکرسے دوری میں ڈال دے'تووہ ممنوعہ اُمورمیں سےہےاور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنےوالی عنایات وکرم نوازیاںمحض اللہ تعالیٰ کی عطاء ہیں۔اس لئے کسی مسلمان کوان پراس اندازمیں فخرنہیں کرناچاہئے کہ وہ اس پراللہ تعالیٰ کاشکرادانہ کرسکے۔البتہ ایسی فرحت وشادمانی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں،اس کےمقبولیت ومغفرت وغیرہ کی بناء پرہوتووہ

حلال فرحت کومستوجب ہوتی ہے۔حدیثِ مبارکہ میں بھی اسی طرف اشارہ موجود ہےکہ آپﷺ سے ایمان کے بارے میں سوال کیاگیاتو فرمایا:’’إِذَا سَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ، وَسَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ ‘‘(25)

* قرآءاتِ قرآنیہ وضومیں پاؤں کے دھونے اوران پرمسح کرنے کے بارے میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ وضومیں دونوں پاؤں کا دھونا ،قرآءتِ متواترہ پرعمل کرتےہوئے فرض ہےاوردوسری قرآءت خَفین یعنی موزوں کےمسح پردلالت کرتی ہے۔(26)نیز یہ مسح کرنااحادیثِ متواترہ سے بھی ثابت ہے۔(27)
* قرآءاتِ قرآنیہ سےیہ بھی ثابت ہوتاہے کہ مؤمن پرانفاق فی سبیل علی الاطلاق واجب یامستحب نہیں ہے۔(28) بلکہ اس کے چند احوال ہیں۔جن میں سے بعض صورتوں میں مؤمن پرانفاق فی سبیل اللہ لازم اورضروری ہوتاہےاوربعض حالتوں اورصورتوں میں لازم وضروری نہیں ہوتا۔
* قرآءاتِ قرآنیہ سے یہ بھی ثابت ہوتاہےکہ رات کی کوئی مخصوص مقداریامخصوص ساعت قیام اللیل کےلئےمتعین نہیں۔نبی کریم ﷺاورصحابہ کرامؓ رات کے مختلف حصوں میں قیام کیاکرتےتھے۔کبھی تو دوتہائی سے کم حصےتک،کبھی رات کے نصف حصے تک ،کبھی رات کے ثُلث حصے تک،کبھی نصف سے کم حصے میں،کبھی دو ثُلث سے کم حصے میں حالتِ قیام میں گذارتےتھے۔ایک قرآءت نصف اورثُلث کی حد تک نبی کریم ﷺ کے قیام پردلالت کرتی ہےاوردوسری قرآءت سےنصف اورثُلث سے کم پردلالت ہوتی ہے۔یوں دونوں قرآءات امت کے حق میں تیسروتخفیف اورآسانی وسہولت پیدا کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺان کےلئے ایک ایسے اُسوہ کے درجے میں ہیں ،جس کی پیروی ان کےلئے ایک قابلِ فخر چیز ہےتو’ جوچیز نبی کریمﷺ کے حق میں درست اورصحیح ہے‘اُمت کے افرادکےلئے اس کواختیارکرنے میں اجازت ورخصت ہے۔(29)
* قرآءاتِ قرآنیہ کی رُوسےہرعقدکا پورا کرنالازم وضروری ہے’خواہ وہ عقد یک طرفہ ہویا دوطرفہ ‘۔قرآءات سے عقدکی دونوں حالتوں(عقد من جانب واحد اورعقد من جانبین) میں انعقادِعقدپردلالت ہوتی ہے’خواہ وہ عقدِ مشارکت ہویاکسی ایک عاقد کاشخصی فعل ہو‘دونوں ہی صورتوں میں عقد کا پورا کرنا لازم ہے۔(30)مشارکت کی صورت میں تواس لئے کہ ارادہ میں دونوں متعاقد شامل ہیں اوردونوں متعاقدین میں سےایک عاقد کی حد تک محدود ہونے کی صورت میں،اس لئے کہ وہ دوسرے حلیف کےلئے اقرارکررہاہے۔
* قرآءاتِ قرآنیہ سے’رِبا‘ لینے اوردینےکی تمام صورتوں کے ناجائزہونے پردلالت کرتی ہیں۔ایک قرآءت سے’رِبا‘کے دینے کی مذمت پردلالت ہوتی ہےمگر اس کے لینے کے بارے میں یہ قرآءت خاموش ہے۔ جب کہ دوسری قرآءت سےربا کی تمام اقسام کی مذمت ہوتی ہے۔اس طرح ایک قرآءت سودخور کے حق میں خاص میں ہے

اوردوسری قرآءت عمومیتِ ربا پر دلالت کرتی ہےجو رِبا کے لینے اوردینے کی تمام انواع واقسام کوحرام قراردیتی ہے۔ (31)

* قرآءاتِ قرآنیہ کی رُو سے شریعت میں سود کے معاملےمیں ہرطرح کے حیلہ بازیوں کا دروازہ بند ہوجاتاہےکیونکہربا کی زیادتی'خواہ بالقصد ہویابِلاقصد'ہردو صورت میں حرام ہے۔ قرآن کریم کی آیتِ کریمہ سے مال میں بطریقِ رباحاصل ہونےوالی زیادتی کی نفی پر دلالت توہوتی ہے مگراس کی حرمت پردلالت نہیں ہوتی۔اس لئے کہ یہ آیتِ کریمہ ربا کی حرمت کے نازل ہونے سے قبل اُتری تھی۔قرآن کریم کی آیتِ کریمہ کی ایک قرآءت سودخورکے حق میں صرف بالقصدسود کی حرمت پردلالت کرتی ہےاور دوسری قرآءت مطلق طور پرسود کی حرمت پردلالت کرتی ہے۔(32)قرآءاتِ قرآنیہ کی مکرر نہی سے سود خوری کی متنوع صورتوں میں سے ہرایک صورت کی نفی ہوجاتی ہے۔
* قرآءاتِ قرآنیہ کی رُوسےخلع کااختیارزَوجین کے علاوہ اَولیاء کوبھی حاصل ہوجاتاہےکہ اللہ تعالیٰ نے مخالفتِ زوجین کواولیاء وحکام کی معرفت کےساتھ مقید کیاہواہےاور اس لئے ایسی مخالفت معتبرقراردی گئی جواولیاء وحکام کے نزدیک بھی مخالفت قابلِ تسلیم ہو۔(33)دوسری قرآءت کی رُوسے مخالفتِ زوجین کی صورت میں خوف کا معنیٰ زوجین ہی کی طرف لوٹتاہے،کہ ان کوحدود اللہ کےپامال ہونے کاخوف ہو۔(34)
* قرآءاتِ قرآنیہ زَوجین کے مابین اور ان سے متعلق شِیرخواراحکام کے سلسلے میں بھی رہنمائی کرتی ہیں۔قرآءاتِ قرآنیہ سے معلوم ہوتاہے کہ شِیرخوار کی والدہ اپنے اورسابق شوہرکے بچے کی وجہ سے اپنے سابق شوہرکوکسی قسم کےنقصان میں مبتلانہ کرے۔قرآءات سے یہ بھی معلوم ہوتاہے کہ شِیرخوار کی وجہ سے اِس کی ماں بھی کوکسی قسم کےضرررونقصان میں مبتلانہ کیاجائے۔نیزشِیرخوار بچے کی وجہ سےاس کے والدین میں سے کسی ایک کوبھی تکلیف میں نہ ڈالاجائے۔(35)
* قرآءاتِ قرآنیہ اس سلسلے میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہیں کہعورتوں کاان کی رضامندی کے بغیرزبردستی نکاح کروادینایاان کی آزادی کوسلب کردینا حلال اَمرنہیں ہے۔قرآءتِ قرآنیہ سے بیوہ خواتین کے زبردستی ان کی ناپسندیدہ جگہ نکاح کرانے کی ممانعت مفہوم ہوتی ہےاوران کومالِ وراثت کی طرح سمجھنے کی ممانعت بھی سمجھ آتی ہے کہ وہ بذاتِ خود مالِ وراثت نہیں ہیں،جس کی وجہ سے خواتین کے ساتھ کسی بھی قسم کی زبردستی یا ایسا رویہ 'جو مالِ میراث کے ساتھ روا رکھا جاتاہے'درست نہیں۔(36)اسی طرح خواتین کے ساتھ کوئی بھی ایسا طرزِ عمل اختیارکرناجائز نہیں ہے جس کی رُو سےعورت کو تنگ کرنا لازم آئے، یاایسی زور زبردستی کی جائےیاکوئی ایسا طریقہ اختیار کیاجائے کہ وہ اپنے نفس کی آزادی کےلیے اپنا کوئی مال یاحق دینے پر رضامندہوجائےاور خلع میں اپنا حق مہر معاف

کردے یا حق مہر کے علاوہ یا اس کے ساتھ مزید مال یا عوض دے کرآزادی حاصل کرلے۔[37]

* قرآءاتِ قرآنیہ شراب اور سُود کی حرمتِ قطعیہکے بارے میں بھی رہنمائی کرتی ہیں کہ ایک قرآءت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خمراورقمارمیں ایساشدید گناہ پایاجاتاہےجوبہت سارے گناہوں کی طرح ہے،مثلاًعقل کومعطل کرنےکا،محنت کوضائع کرنےکا،شیطان کومسلط کرنےکا،مسلمانوں کے مابین عداوت وبغض پیداکرنے کااورنمازوذکراللہ سے دورکرنے کا سبب ہے۔جبکہ دوسری قرآءت اس بات پردلالت کرتی ہے کہ خمروقمارکاارتکاب کبیرہ گناہوں میں سے ہے،جن سے بچنے کااللہ تعالیٰ نے حکم دیاہے،تاکہ کوئی غافل شخص یہ نہ سمجھے کہ ان کامرتکب صغائر کاارتکاب کرنے والوں میں شامل ہے،بلکہ اس سے متصف ہونے والاشخص فسق کے فعل کامرتکب ٹھہرےگا۔[38]
* قرآءاتِ قرآنیہ لعان کے معاملات میں بھی آسانی پیداکرتی ہیں۔متعددقرآءات کی بناء پر عورت کولعان میں تکلم کےلئےمتعدد صیغے حاصل ہوتےہیں کہ وہ ان میں سے کسی ایک صیغہ کا ہی تکلم کرلے گی تووہ اس کی طرف سے کافی ہوجائےگاکیونکہ ہر ایک صیغہ دوسرے صیغے کے معنیٰ کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ نیزاس سے یہ بھی ظاہر ہوجاتاہے کہ تعدد قرآءات تعددِ آیات کے درجے میں ہے۔[39]
* قرآءاتِ قرآنیہ مسجدِ حرام میں قتل وقتال کے احکام کےسلسلے میں بھی رہنمائی کرتی ہیں۔ایک قرآءت سے واضح ہوتاہے کہ مسلمانوں سےمسجدِ حرام میں دشمنوں سے دفاع کی صورت میں لازم آنے والاحرج اس وقت تک کےلئے رفع ہوجاتاہےجب تک دشمن ان میں سے کسی کوقتل کانقصان نہ پہنچادیں۔جبکہ دوسری قراءت مسجدِحرام میں دشمن کے مسلمانوں پر سرکشی کرنے کی صورت میں قتل وقتال کے جواز پر دلالت ہوتی ہے۔اگرچہ اب تک ان میں سے کسی نے مسلمانوں میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہ کیاہو۔[40]نیزیہاں تعددِ قرآءات کاایک اور فائدہ بھی ہےکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسلمان کے مکرم ہونے اوراس کےخون کی حرمت کااظہار ہورہاہے،یہاں تک کہ مسلمان کے خون کی عظمت کومسجدِ حرام کی حُرمت سے زیادہ قراردیاگیا ہے۔
* قرآءاتِ قرآنیہ اسلام کوایک پُرامن دین ثابت کرنے میں بھی معاون ہیں۔ایک قرآءت کی رُوسے اسلام کا دشمن کےلئے استسلام اور انقیاد کو اس کے خون کی عصمت اورڈھال بنناظاہر ہوتاہے۔آدمی کے استسلام وانقیاد کی وضاحت ایک مشکل امر ہےتو دوسری قرآءت نے اس پر دلالت کردی کہ سَلَم کی علامت صرف اتنی سی ہےکہ وہ تم کو’’السلام علیکم‘‘ کہہ دے،یہی اس کے مطلق اسلام کا حکم ہوگا۔[41]یوں ہم اس کےساتھ قتل وقتال سے رُک جائیں گے،یہاں تک اس کاحال معلوم ہوجائےاوراس کے ایمان وکفرکی حقیقت عیاں ہوجائے۔پس جب اس کا مسلمان ہوناظاہرہوجائےاوروہ کلمۂ توحید ’’لاالہ الااللہ‘‘کا تکلم کرلے تو اس کوچھوابھی نہیں جائےگا،ورنہ استسلام

وانقیاد کے نہ پائے جائے کی وجہ سے اس کو قتل کردیاجائےگا۔نیزاس تفصیل سے قرآءات میں تناسب اورموافقت کےساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ایک قرآءت، دوسری قرآءت مکمل کرتی ہے۔

* قرآءاتِ قرآنیہ وسیلہ کے جواز کے سلسلے میں بھی رہنمائی کرتی ہیں۔ایک قرآءت تساؤل بالرحم اورآباء کے لطف وکرم کےواسطے سے سوال کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔اوردوسری قرآءت صلہ رحمی وقطعِ رحمی میں تقوی کے وجوب پردلالت کرتی ہے۔رحم کی تعظیم اس کوجوڑ کرکرنے کااور اس کے قطع کرنے سے نہی کا بھی یہی معنی ہے۔یہاں تساؤل بالرحم سے قسم کھانا مراد نہیں بلکہ نرم دلی ومہربانی اور لطف وکرم اور رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی مراد ہے۔[42]
* یمین سے متعلق آیات کی قرآءاتِ قرآنیہ سے یہ نتیجہ اخذ ہوتاہے کہ یمینِ منعقدہ میں مؤاخذہ ضرور ہوگا،خواہ وہ یمین ایک مرتبہ منعقد کی گئی ہو،یامکرر منعقد کی گئی ہو،یامؤکد کی گئی ہو۔ یمین کی مذکورہ تینوں صورتوں میں حانث ہونے والے شخص پرکفارہ بھی لازم آئےگااوریمین کوتوڑنے والے کوگناہ بھی ہوگا۔[43]
* قرآءاتِ قرآنیہ حاکم وقاضی سے متعلق اُمور میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ایک قرآءت سے عادل قاضی پر ' تثبت 'کا وجوب ثابت ہوتاہے[44]جوفریقین کی شخصیتِ ذاتی اوران کے ادراکاتِ عقلیہ واجتماعیہ اوران صلاحیت واہلیت اورالتزامِ تکلیفی کےجائزہ لینےکانام ہے۔دوسری قرآءت حادثات وواقعات میں تحقق کے وجوب دلالت کرتی ہے[45]تاکہ قاضی مدعی کے حق میں مدعیٰ علیہ پرکوئی غلطی نہ کربیٹھے۔دونوں قرآءات میں ایک دوسرے کی تکمیل کا معنیٰ موجود ہے۔حاکم وقاضی پرلازم ہے کہ شخصیات اور ذوات کی تحقیق کرےپھرحادثات وواقعات کی بھی فیصلہ کرنے سے قبل تحقیق کرے۔یوں دونوں قرآءات ایسے معنیٰ فراہم کرتی ہیں،جوقضاۃ وحکّام کے کندھوں پرمحکمہ میں پیش کردہ مقدمات وقضیات میں تحقیق وتفتیش کی مسؤلیت کو ڈالتی ہیں، بالخصوص ایسے جھگڑوں اورشکایات میں ،جووقتًا فوقتًا افراداورجماعتوں کے مابین پیش آتےہیں تاکہ لاعلمی میں کسی جماعت یافرد کوکوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔
* قرآءاتِ قرآنیہمعاملات ومعاہدات میں کتابت وگواہی کے سلسلے میں بھی معاون ہیں۔معاملات ومعاہدات کے سلسلے میں ہدایات میں سے ایک یہ ہےکہ جب کوئی معاملہ کیاجائے تواس کوضبطِ تحریر میں لاتے وقت اس پرکسی شخص کوگواہ بنالیاجائے۔صاحبِ حق کےلئے حکم یہ ہےکہ وہ کاتب وگواہ کوتکلیف نہ پہنچائےاوران دونوں(کاتب وگواہ) کوبھی یہی حکم دیاگیاہےکہ وہ صاحبِ حق کوضرر میں مبتلانہ کریں[46]۔ایک قرآءت سے کاتب اورگواہ کواس بات روکاجانامعلوم ہوتا ہےکہ وہ صاحبِ حق کونقصان پہنچائیں اوردوسری قرآءت سےصاحبِ حق کےلئےیہ حکم معلوم ہوتا ہےکہ وہ کاتب وگواہ کوکسی بھی قسم کا ضرر نہ پہنچائے۔اس دونوں قرآءات ایک دوسرے کے معنیٰ کومکمل کردیتی ہیں۔

Electronic Research Journal of Social Sciences and Humanities Vol 3: Issue I
ISSN: 2706 – 8242 www.eresearchjournal.com Jan - Mar 2021

قرآءاتِ قرآنیہ اورعصرِ حاضر کے تقاضے

عصرِ حاضرمینموجودہ دور میں جدید ٹیکنالوجیز کے باعث دنیاسمٹ چکی ہےاورفاصلےسمٹ گئےہیں،ایسے میں انسانی فکرکی نئی نئی آراءدن بدن جنم لے رہی ہیں اورانسان مذہب کے بارے میں بھی مختلف نظریات قائم کررہے ہیں۔جس کی بناء مذاہب کے مابین مکالمے کی ضرورت بھی پیش آجاتی ہے۔ایسے میں جب قرآن کریم کی آیات کو بطورِ مستدل پیش کیاجاتاہے توقرآءاتِ قرآنیہ کو بطورِ دلیل ومعاونت کے پیش کیاجاسکتاہے۔اس کی واضح ترین مثال یہ ہے کہ دورِ جدید میں ایک نظریہ یہ قائم کیاگیاہےکہ قرآن کریم بائبل کی نقل ہے۔اس کاعقلی جواب قرآءاتِ قرآنیہ کے تناظرمیں علی سبیل التسلیم یہ دیا جاسکتا ہے کہ بائبل میں قرآءات کاکوئی وجود نہیں ہےجب کہ قرآن کریم میں یہ نظم انتہائی منضبط انداز میں موجود ہے۔اس لئے دونوں ایک دوسرے سے الگ چیزہیں۔

قرآن کریم عُلوم ومعارف کا ایک خزانہ ہے ،جس میں نوعِ انسانی کودرپیش ہرمسئلے کاحل موجودہے،یہ براہِ راست رہنمائی نہ بھی کرے تو اشارۃً یاکنایۃً کوئی نہ کوئی ایسا راز ضرور موجود ہوتاہے،جس سے اَسرار ورموز کی گرہیں کھل سکتی ہیں۔آج کل ملٹی نیشنل کمپنیوں نےدنیاکوبالعموم اوراسلامی دنیاکوبالخصوص اقتصادی طورپریرغمال بنارکھاہے۔ یہ کمپنیاں مسلمانوں کواقتصادی طورپر نقصان پہنچانے کےساتھ ساتھ اپنی مصنوعات میں حرام اجزاء کااستعمال کرکے مسلمانوں کے ایمان پراثراندازہورہی ہیں اور عالمی طاقتوں نے یہ تما م ترتلخیاں مسلمانوں کےلیے وضع کی ہیں۔ان تلخیوں کا قرآءاتِ قرآنیہ کی روشنی میں حل تلاش کرنے کی ضرورت ہےکیونکہ یہ بنیادی ماخذ ہے۔نیزیہ عصرِ حاضر میں جدید ٹیکنالوجیز اورسائنسی ایجادات کے باعث پیداہونےوالےمالی ومعاشی مسائل کے حل میں ممدومعاون بھی ہیں۔ایسے مسائل کاقرآءات کی رُوسے جائزہ لینے کی ضرورت ہےتاکہ ایسے مسائل کے حل میں قرآن کریم سے تصادم لازم نہ آئےکیونکہ ایسے معاشی ومالی مسائل کےحل کیبعض صورتوں میں فقیہ کی رسائی سے دورقرآءت قرآنیہ کا شریعت کے بعض مسائل سےٹکراؤ ممکن ہے۔اس ٹکراؤ سے بچنے کےلیے ان قرآءات کو سامنے لانے کی بہت زیادہ ضرورت ہےتاکہ جدید معاشی ومالی معاملات کاحل سامنے آسکے۔

موجودہ دور ٹیکنالوجی کا دورہےاورآج کل آئے روز نئی نئی ایجادات سامنے آرہی ہیں جن میں طرح طرح کی تکنیکی مہارتوں کا استعمال عام ہے۔یہ تکنیکی اورفنّی مہارتیں کسی ایک شعبے تک محدود نہیں ہیں بلکہ زندگی کا شاید ہی کوئی ایساشعبہ ہو،جس میں جدیدتکنیکی مہارتوں کااستعمال نہ کیاجارہاہو۔ان کے استعمال کے جوازوعدمِ جواز کے سلسلے میں قرآءتِ قرآنیہ معاون ومددگارہیں۔

ایک پُرامن معاشرے کی بنیاداس کےنظامِ عدل پرہواکرتی ہے ،جس معاشرےنظامِ عدل درست نہ ہوتو اس کی امن وامان کی حالت درست نہیں ہوسکتی۔نظامِ عدل کی معاونت کے سلسلےمیں بھی قرآءاتِ قرآنیہ سے استفادے کے امکانات موجودہیں۔

موجودہ دورمیں مسلمانوں میں لسانی وعلاقائی تعصبات کواُبھارنے کی کوششیں جاری ہیں اورایسے حالات پیداکرنے کوششیں جاری ہیں کہ ایک طبقہ کودوسرے طبقہ کےخلاف کھڑاکیا جاسکے، اس کےلئے ایک طبقے سے دوسرے پر ظلم کروایاجاتاہےاورپھرمظلوم کواپنے حقوق کے نام پر ظلم کےخلاف صف آراء کردیاجاتاہے۔منافرت کی بھڑکی ہوئی اس آگ کا صحیح اور پائیدار حل اسلامی نظام کے قیام میں مضمرہے کہ ہرشعبہ میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کوعملًا نافذ کیاجائےاورعوام کی بنیادی شکایات کاازالہ کیاجائےمگرایسے میں ایک کام عوام بھی ہے کہ وہ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل پیراہوں اور فرمانِ الہٰی کوبجالائیں۔اس مقصد کےلیےقرآءتِ قرآنیہ سے مدد لی جاسکتی ہے،جس کی صورت یہ ہے کہ لسانی وصوبائی اوررنگ ونسل کی بناء پر پیداشدہ اختلافات کو اللہ تعالیٰ کی نعمت اورخوبی بناکر پیش کیاجائے۔یہ اختلافات ناصرف انسان کی پہچان کاذریعہ ہیں،بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت بھی ہیں۔

References

1. Abd al-Fattah ibn Abd al-Ghani ibn Muhammad al-Qazi (d. 1403 AH) Periodical appearance in the ten consecutive recitations of the Shatibiyya and Al-Durar - the recitation of the Shadah and its explanations from the Arabic language, Dar Al-Kitab Al-Arabi, Beirut - Lebanon p: 5
2. Ibn al-Jazri, Shams al-Din Abu al-Khair Ibn al-Jazri, Muhammad ibn Muhammad ibn Yusuf (d. 833 AH)
3. Al-Baghawi, Abdullah Ibn Ahmad Ibn Ali Al-Zayd, A Brief Commentary on Al-Baghawi, Dar Al-Salam for Publishing and Distribution
4. Romans 1: 1
5. Al-Anbia 79:21
6. Ibn Taymiyyah, Taqi al-Din Abu al-Abbas Ahmad ibn Abd al-Halim ibn Abd al-Salam ibn Abdullah ibn Abi al-Qasim ibn Muhammad ibn Taymiyyah al-Harani al-Hanbali Damascus (d. 728 AH) Require a straight line to oppose the Companions of the Hell with the investigation of Nasir Abdul Kareem Al-Aql Bookstore, Beirut, Lebanon The seventh edition, 1419 AH - 1999 AD: 1, p: 154
7. Abu Zahra, Muhammad ibn Ahmad ibn Mustafa ibn Ahmad known as Bibi Zahra (died: 1394 AH) The Great Miracle of the Quran Dar al-Fikr al-Arabi; p. 34
8. Ibn Ashur, Muhammad al-Tahir ibn Muhammad ibn Muhammad al-Tahir ibn Ashur al-Tunisi (deceased: 1393 AH) Writing and Enlightenment «Writing the Meaning of the Straight and Modern Enlightenment from the Interpretation of the Holy Book **Taab** Dar Al Tunisia Publishing - Tunisia 1984 ؛ AH C1, p: 51.
9. Al-Zarqashi, Abu Abdullah Badruddin Muhammad bin Abdullah bin Bahadur Al-Zarqashi (d. 794 AH) Proof in Quranic Sciences Investigated by Muhammad Abu Al-Fadl Ibrahim Print: First, 1376 AH - 1957 AD Dar al-Ma'rifah, Beirut, Lebanon; vol. 2, p. 46
10. Ibn al-Jazri, Shams al-Din Abu al-Khair Muhammad ibn Muhammad ibn Yusuf (d. 833 AH)
11. Ibn Atiyah, Abu Muhammad Abdul Haq Ibn Ghalib Ibn Abdul Rahman Ibn Tamam Ibn Atiyah Al-Andalusi Al-Muharabi (Deceased: 542 AH) Editor Al-Wajiz in Tafsir Al-Kitab Al-Aziz by Abdul Salam Abdul Shafi Muhammad Dar Al-Kitab Al-Alamiya - Beirut, 1422 AH, Volume 1, Page 3
12. Al-Tabari, Muhammad ibn Jarir ibn Yazid ibn Katheer ibn Ghalib al-Amli, Abu Ja'far al-Tabari (d. 310 AH) Comprehensive Statement in the Interpretation of the Qur'an by Ahmad Ahmad Shakir, Al-Risala Foundation Volume 5, p: 66
13. Al-Tabari, Comprehensive Statement in the Interpretation of the Qur'an by Ahmad Ahmad Shakir; Al-Risalah Foundation; First Edition A: 1, p: 1
14. Ibn Ashour, Tahrir wal-Tanwir, vol. 2, p
15. Ibn Atiyah, Al-Muharram Al-Wajiz in Tafsir Al-Kitab Al-Aziz by Abdul Safi Abdul Shafi Muhammad A: 1, p: 1

16. Ibn Khalawiyah, Al-Hussein bin Ahmad bin Khalawiyah, Abu Abdullah (deceased: 370 AH) The argument in the seventh reading with the investigation of Dr. Abdul Aal Salem Mukarram Dar Al Shorouk - Beirut ؛ Fourth edition, 1401 AH; vol. 1, p
17. Al-Zamakhshari, Abu Al-Qasim Mahmud Bin Amr Bin Ahmad, Al-Zamakhshari Jarullah (deceased: 538 AH) Reveal the facts behind the download Al-Arbi Al-Kitab-u-ddar - Beirut Third edition - 1407 AH - A: 1, p: 1
18. Dr. Mohammad Habash Frequent recitations and effects in Quranic customs and Islamic rulings Dar al-Fikr - Damascus First edition, 1419 AH - 1999 AD; p
19. Alusi, Shahabuddin Mahmud bin Abdullah Al-Husseini Al-Alusi (died: 1270 AH) Spirit of Meanings in the Interpretation of the Great Quran and the Seventh Blast by Abdul Ali Bari Dar Al-Kitab Al-Alamiya - Beirut First edition, 1415 AH, vol. 1, p
20. Kandhalvi, Mohammad Idrees; AlQuran-ul-Muaarif Maktab Al-Maarif Darul Uloom Al-Husseiniya Shahdadpur Sindh Pakistan-J: 4
21. Muhammad Habash Frequent recitations and effects in Quranic customs and Islamic rulings p: 195
22. Muhammad Habash Frequent recitations and effects in Quranic customs and Islamic rulings P: 2, 5
23. Al-Tabari, Jami 'al-Bayaan, vol. 1, p
24. Muhammad Habash Frequent recitations and effects in Quranic customs and Islamic rulings ٢٢٧: ص
25. Muhesan, Muhammad Salem Muhesan (Deceased: 1422 AH) Al-Hadi Sharh Tayyib from the publication in the tenth reading Dar Al Jail - Beirut First edition, 1417 AH - 1997 AD Al-Hadi, vol. 1, p
26. Muhammad Habash Frequent recitations and effects in Quranic customs and Islamic rulings p: 229
27. Ibn Hanbal, Abu Abdullah Ahmad ibn Muhammad ibn Hanbal ibn Hilal ibn Asad al-Shaybani (d. 241 AH) Musnad al-Imam Ahmad ibn Hanbalbathaqiq Shoaib al-Arnaout Al-Risalah Foundation First edition, 1421 AH - 2001 AD A: 36, p: 484
28. Zamakhshari Revelation A: 1, p: 611
29. Muhammad Habash Frequent recitations and effects in Quranic customs and Islamic rulings p: 249
30. Muhammad ibn Ali ibn Muhammad ibn Abdullah al-Shokani al-Yemeni (d. 1250 AH) Fatah al-Qadir Dar Ibn Katheer, Dar Al-Kalam Al-Tayyib - Damascus, Beirut أ First edition - 1414 AH A: 1, p: 256
31. Al-Tabari's Comprehensive statement A: 1, p: 699Shokani "Fatah al-Qadir" A: 1, p: 1
32. Al-Jassas, Ahmad Ibn Ali Abu Bakr Al-Razi Al-Jassas Al-Hanafi (Died: 370 AH) as the rulers of the Qur'an with the revival of Muhammad Sadiq al-Qamhawi Dar Reviving Arab Heritage - Beirut; A: 3, p: 456Muhammad Habash Frequent recitations and effects in Quranic customs and Islamic rulings p: 282
33. Shokani "Fatah al-Qadir" A: 1, p: 1
34. Tabari; Al-Bayan collector; A: ۴, p: 552
35. Ibn Attiyah; Brief Editor; C: 1, p: 2

36. Ibn Khalawiyyah, Al-Hujjah in the Seven Readings; p: 12
37. Al-Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmed bin Abi Bakr bin Farah al-Ansari al-Khazraji Shams al-Din al-Qurtubi (deceased: 671 AH); Al-Jami 'Ahkam Al-Qur’an = Interpretation of Al-Qurtubi, investigated by Ahmad Al-Bardouni and Ibrahim Atfeesh; Egyptian Book House - Cairo, 2nd edition, 1384 AH - 1964 AD; c:, p:
38. Candahleigh; Ma'arif Al-Qur’an; C: 1, p: 912
39. Muhammad Habash; Frequent readings and their effect on Quranic drawing and legal rulings; P: 314
40. Tabari; Al-Bayan collector; A: 3, p: 547
41. Muhammad Salem Muhaisan; The guider; A: 2, p: 12
42. Shawkani; Fath Al-Qadeer; C: 1, p: 681
43. Muhammad Habash; Frequent readings and their effect on Quranic drawing and legal rulings; P: 354
44. Jaziri; Abdul Rahman bin Muhammad Awad Al-Jaziri (deceased: 1360 A.H.); Jurisprudence on the four schools of thought; Scientific Books House, Beirut - Lebanon; second edition, 1424 AH - 2003 CE; A: 2, p: 20
45. Al-Shawkani A: 2, p: 31
46. Al-Tabari's "comprehensive statement" A: 9, p: 81 Al-Tabari, Jami al-Bayan; A: 2, p.: 21
47. Thanawi, Maulana Ashraf Ali; Bayan-ul-Quran, compiled by Ashrafia Multan, vol. 2, p:5